۸ شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:40)

کیا قبر پر پھول ڈالنے سے مُردے کی نیکیاں بڑھتی ہیں؟

- کیا جنّت میں اولاد ہوگی؟ 06
- کیا شوگر Low ہونے پر روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟ 07
- کیا روزہ دار ڈرپ لگوا سکتا ہے؟ 08
- اللہ پاک کو ستم کرنے والا کہنا کیسا؟ 10



ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا قبر پر پھول ڈالنے سے مُردے کی نیکیاں بڑھتی ہیں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا قبر پر پھول ڈالنے سے مُردے کی نیکیاں بڑھتی ہیں؟

سوال: قبر پر جو پُھول پتیاں رکھتے ہیں کیا اِس سے مُردے کے نامۂ اَعمال میں نیکیوں کا اِضافہ ہوتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: قبر پر پُھول پتیاں ڈالنا ہی ضَروری نہیں، تَر شاخ یا پتے بھی ڈالے جا سکتے ہیں، جب تک یہ تَر رہیں گے اس وقت تک تَسبیح یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان کریں گے اور ان کی تَسبیح سے قبر میں مَیِّت کا دِل بہلتا ہے۔[3] باقی قبر پر پُھول پتیاں رکھنے سے مَیِّت کی نیکیوں میں اِضافہ ہونے کا میں نے کہیں پڑھا نہیں ہے۔ مَیِّت کے اپنے نیک اَعمال کا سلسلہ تو منقطع ہو گیا ہے البتہ زندوں کی طرف سے جو اِیصالِ ثواب کیا جائے تو وہ ثواب اسے پہنچتا ہے۔[4] قبر پر پُھول پتیاں وغیرہ ڈالنا یہ مَیِّت کو ثواب پہنچانا نہیں بلکہ ایک طرح کا آپ کی طرف سے گفٹ ہے کہ آپ نے پُھول رکھ دیئے تو اِن کی

---

1. یہ رِسالہ ۸ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 13 اپریل 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. فردوس الاخبار، باب لام الف، ۵/ ۲۷۷، حدیث: ۸۱۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت
3. رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی وضع الجرید ونحو الآس علی القبور، ۳/ ۱۸۴ دار المعرفة بیروت
4. هدایة، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ۱/ ۱۷۸ دار احیاء التراث العربی بیروت

تَسْبِیح سے اس مَیِّت کا دِل بہلے گا۔

عورتوں کا پَردے کے ساتھ قبرستان جانا کیسا؟

سُوال: کیا عورتیں پَردہ کر کے قبرستان جاسکتی ہے؟

جواب: عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے۔باقی جہاں جانے کی اُنہیں شَرعاً اِجازت ہے تو وہاں پَردہ کر کے ہی جانا ہو گا۔ قبرستان میں پَردے کے ساتھ بھی نہیں جاسکتیں۔[1]

نومَولُود بچے کے بال اور ناخن کاٹنا اور دَفن کرنا

سُوال: نومَولُود بچے کے بال اور ناخن وِلادت کے چھٹے دِن کٹوانا ضَروری ہے یا کسی اور دِن بھی کٹوا سکتے ہیں؟ نیز ان بالوں اور ناخنوں کا کیا کیا جائے، اگر کسی نے غَلَطی سے پھینک دیئے تو شَرعی حکم کیا ہو گا؟ (ساؤتھ افریقہ سے سُوال)

جواب: ساتویں دِن عقیقہ ہوتا ہے یعنی ساتویں یا چودھویں دِن عقیقہ کیا جائے۔[2] اِدھر عقیقے کے جانور پر چُھری پھرے تو اُدھر بچے کے سر پر اُسترا چلے یہ بال کاٹنے کا طریقہ ہے۔جو بال نکلیں ان کے وزن کا سونا یا چاندی خیرات کرنا افضل ہے۔[3] اگر کچھ بھی خیرات نہیں کیا جب بھی حَرَج نہیں ہے۔ بدن سے جو بال کھال اور ناخن جُدا ہوں تو انہیں دَفن کر دینا بہتر ہے۔[4] (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر بال کھال اور ناخن وغیرہ پھینک دیئے تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے لیکن اَدَب یہی ہے کہ انہیں دَفنایا جائے۔[5]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۷ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور- مزید تفصیلات جاننے کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 9 کے صفحہ 541 تا 567 پر موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے رِسالے "جُمَلُ النُّوْرِ فِیْ نَھْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْر" کا مُطالعہ کیجیے۔یہ رِسالہ تسہیل شُدہ بنام "عورتیں اور مَزارات کی حاضری" دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصِل کیا جاسکتا ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۶، حصہ: ۱۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی - فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۵۸۶
3. بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۶، حصہ: ۱۵
4. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۶۸ دار المعرفۃ بیروت
5. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان و الخصاء... الخ، ۵/ ۳۵۸ ماخوذاً دار الفکر بیروت- عقیقے کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "عقیقے کے بارے میں سُوال جواب" کا مُطالعہ کیجیے۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

نمازیوں کی تعداد بڑھانے کا طریقہ

سُوال: مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھانے کے لیے کیا طریقہ اِختیار کیا جائے؟ (سری لنکا سے ایک امام صاحب کا سُوال)

جواب: مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھانے کے لیے امام صاحب کو چاہیے کہ جب باجماعت نماز پڑھنے کے لیے چلیں تو راستے میں جو جو مسلمان ملتے جائیں انہیں سَلام کر کے نماز کے لیے چلنے کی دعوت دیں۔ یوں اگر پیار و محبت دے کر اپنے ساتھ ایک ایک کو بھی لاتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ نمازیوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ نیز دوسرے نمازیوں کو بھی تَرغیب دیں کہ وہ بھی ہر نماز میں اپنے ساتھ کم از کم ایک نمازی لیتے آئیں۔ مسجد آباد کرنے کے لیے روزانہ فیضانِ سُنَّت کا دَرس جاری کریں۔ اگر مَدَنی قافلے مُیَسَّر ہوں تو مَدَنی قافلوں کا وہاں آنا جانا رہے۔ نیز ہر ہفتے مَدَنی دَورہ اس کے طریقۂ کار کے مُطابق کیا جائے۔ بہرحال اگر مسلسل کوششیں کی جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ مسجد آباد ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ خالی چاہنے یا کُڑھنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا، کام کرنے سے ہوتا ہے۔ اللہ پاک بَرَکت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ کیسے معلوم ہو کہ ہماری نماز قبول ہوئی یا نہیں؟

سُوال: ہم جو نماز پڑھتے ہیں کیا وہ قبول ہو جاتی ہے؟ نیز نماز قبول ہونے یا نہ ہونے کا ہمیں کیسے علم ہو بیان فرما دیجیے؟

جواب: اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید رکھی جائے کہ وہ ہماری نمازوں کو قبول فرما لے گا۔ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم تو ڈرتے تھے کہ ہماری نماز غفلت کے ساتھ ادا ہوئی ہے کہیں نماز ہمارے مُنہ پر ہی نہ مار دی جائے، بس اللہ پاک قبول فرما لے۔ "اللہ والوں کی باتیں" نامی کتاب میں ایک عالِمِ دِین کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد یوں دُعا کرتے: یَا اللہ! اس میں جو بھی کوتاہی ہوئی ہو اسے مُعاف فرما دے۔[1] صحیح بات یہ ہے کہ ہمیں نماز پڑھنا ہی نہیں آتی جو حضرات نماز پڑھنا جانتے تھے وہ خشوع و خضوع کے ساتھ تڑپ کر نماز پڑھنے کے باوجود اپنی نماز کو ناقص تصور کرتے تھے۔ ہماری

---

1 ...... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/۳۳۲، رقم: ۱۰۷۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت – اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۷/۲۹۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نمازیں تو ہیں ہی ناقص لہٰذا ہر ایک اللہ پاک سے ڈرتا رہے اور اس کی رَحمت سے مایوس بھی نہ ہو بلکہ یہ اُمّید رکھے کہ اللہ پاک ان نمازیوں کے صَدقے میں کہ جن کی نمازیں مقبول ہوئیں ہماری نمازوں کو بھی قبول فرمالے گا۔

کیا نکاح کا خطبہ مسجد میں ضَروری ہے؟

سُوال: کیا نکاح کا خطبہ مسجد میں پڑھنا ضَروری ہے؟ (بابُ المدینہ کراچی سے سُوال)

جواب: نکاح کہیں بھی ہو سکتا ہے، مسجد میں کرنا ہی ضَروری نہیں ہے۔ البتہ جب مسجد میں نکاح کیا تو خطبہ بھی مسجد میں ہی پڑھ لیا جائے کہ نکاح سے پہلے خطبہ دیا جاتا ہے۔[1]

کالی زبان والے کی بد دُعا

سُوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کالی زبان والے کی بد دُعا بہت لگتی ہے کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: میں نے ابھی تک کسی کی کالی زبان دیکھی نہیں ہے زبان تو لال ہوتی ہے۔ جہاں تک بد دُعا لگنے کا تعلق ہے تو مظلوم کی دُعا اور بد دُعا دونوں قبول ہوتی ہیں، اب مظلوم چاہے جانور ہو یا غیر مسلم، بد دُعا تو ان کی بھی لگتی ہے۔[2] اس میں کالی اور لال زبان کا کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ لوگ اِس قسم کی باتیں اپنی طرف سے کرتے رہتے ہیں حالانکہ کسی مرد یا عورت کو کہنا کہ تیری زبان کالی ہے، تیری بد دُعا لگتی ہے یا تو نے مجھے بد دُعا دی ہے جبھی تو میرا نقصان ہوا ہے تو یہاں دِل آزاری کی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنی طرف سے ہوشیاری کرتے ہوئے کہے کہ میں نے فُلاں کو بد دُعا دی تو اس کا نقصان ہو گیا، فُلاں نے مجھے ستایا تو اس کو یوں ہو گیا۔ ایسے بڑے بول بولنا بھی بہت خطرناک ہے لہٰذا اِس قِسم کی باتوں سے بچنا چاہیے۔

کدّو کو "کدّو شریف" کیوں کہا جاتا ہے؟

سُوال: کدّو کو "کدّو شریف" کیوں کہا جاتا ہے؟

---

1 ...... اسلامی زندگی، ص ۵۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، الفصل الثانی، ۵/ ۲۴، تحت الحدیث: ۲۲۴۹ دار الفکر بیروت- مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

جواب: شریف کا معنٰی ہے :شرافت والا،کدُّو کو کدُّو شریف کہنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اچھا ہے۔کدُّو شریف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھا[1] اس لیے ہم اسے کدُّو شریف کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں کراچی لاہور وغیرہ شہروں کے ناموں کے ساتھ شریف کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر جن شہروں کو عام طور پر عزت وشرافت حاصِل ہوتی ہے تو ان کے ساتھ بھی شریف بولا جاتا ہے مثلاً مکہ شریف،مِنٰی شریف،عَرفات شریف،مُزدلفہ شریف،زَم زَم شریف، بغداد شریف،اجمیر شریف،ملتان شریف کہ یہ مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیَا ہے وغیرہ وغیرہ۔

مجھے اپنا ایک پُرانا واقعہ یاد آ گیا ہے کہ ایک بار میں مَسْجِدُ الْحَرَام شریف میں حاضِر تھا۔خُدّام میں سے ایک پاکستانی خادِم سے میں نے پوچھا:زَم زَم شریف کس طرف ہے؟اِس پر وہ بھڑ گیا اور غصے میں بولا:”شریف نہیں بولو اور پھر اِشارہ کرکے بتایا کہ زَم زَم اُدھر ہے۔“اگر زَم زَم کا پانی،شریف (یعنی شرافت والا) نہیں ہے تو کیا ہمارے گھر کا پانی شریف ہو گا؟ہمارے یہاں اِس کا عُرف ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں:مزاج شریف کیسا ہے؟ طبیعت شریف کیسی ہے؟اور اس پر کوئی بھی غصہ نہیں کرتا۔ (توجب عام بندے کی طبیعت اور مزاج،شریف ہو سکتا ہے تو پھر مُقدَّس مقامات اور چیزیں شریف کیوں نہیں ہو سکتیں؟)

گناہوں سے کیسے بچا جائے؟

سُوال: ہمیں معلوم ہے کہ ہم یہ گناہ کر رہے ہیں اور اس کی سزا بھی بَرداشت نہیں کر سکیں گے مگر پھر بھی گناہوں سے باز نہیں آتے،اِس کے متعلق راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: گناہوں سے سچی توبہ کرتے رہنا چاہیے نیز اگر عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں رہیں گے،مَدَنی اِنعامات کے مُطابق عمل کریں گے اور مَدَنی قافلوں کے مُسافر بنیں گے نیز دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کریں گے تو گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا جائے گا اور پھر اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں سے چھٹکارا بھی مل ہی جائے گا۔ صحبت اچھی ہو گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو گا،اگر صحبت بُری ہوئی تو گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔آج کل عُموماً 99.9 صحبتیں اچھی

---

1 ...... ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمة، باب الدباء، ۴/۲۷، حدیث: ۳۳۰۲ دار المعرفة بیروت

نہیں ہیں۔ شاید کسی کو یہ مُبالغہ لگ رہا ہو مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ دوستوں کی بیٹھک میں بے دھڑک غیبت ہو رہی ہوتی ہے۔ کبھی اِس کی بُرائی کبھی اُس کی بُرائی، کبھی کسی کا مذاق اُڑایا، کبھی کسی پر پھبتی کسی اور نہ جانے کیا کچھ دوستوں میں ہو رہا ہوتا ہے۔ عاشقانِ رَسُول اور اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت میں ہی عافیت ہے ورنہ عام دوستوں کے دَرمیان رہ کر گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔

کیا جنّت میں اولاد ہو گی؟

سُوال: کیا جنّت میں اولاد ہو گی؟ (بابُ المدینہ کراچی سے سُوال)

جواب: جی ہاں! جنّت میں اولاد ہو گی۔[1]

مَیِّت کی بخشش ہونے کی صورت میں جنّت میں داخِلہ کب ہو گا؟

سُوال: اگر مَرنے والے کی بخشش ہو جائے تو کیا اس کو اسی وقت جنّت میں داخِل کر دیا جاتا ہے یا قیامت کے دِن داخِل کیا جائے گا؟

جواب: اگر مَرنے والے کی بخشش ہو جائے تو اس کی قبر میں جنّت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے، جس سے وہ لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ باقاعدہ جنّت میں داخِلہ تو قیامت کے دِن ہو گا۔[2] (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) شہدا کی رُوحیں عرش کے نیچے قندیلوں میں پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور انہیں جنّت میں آنے جانے کی اِجازت ہوتی ہے۔

---

1 ...... اگر مسلمان (جنت میں) اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع (بچے کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرنا اور اس کی پیدائش) اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی)، خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۶۰، حصہ:۱) نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مؤمن جب جنّت میں اَولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، پیدائش اور بڑا ہونا پل بھر میں ہو جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی کلام الحور العین، ۴/ ۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۲ دار الفکر بیروت) اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض جنتی اَولاد چاہیں گے اور ان کے اولاد ہو گی مگر اَولاد کی پیدائش، اس کی پَرورش، اس کا تیس سالہ جوان ہو جانا ایک ہی گھڑی میں ہو گا، وہ بچے یا تو دُنیاوی عورتوں سے ہوں گے یا حور کے شکم سے۔ معلوم ہوا کہ حور سے اولاد ہو سکتی ہے کہ جنتی نورانی ہیں اور حوریں نور مگر اولاد کی خواہش پر انہیں اولاد ملے گی اسی نوری مخلوق سے۔ (مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۱۱)

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۲۶ ماخوذاً

یوں ہی اللہ پاک جن جن کے لیے چاہے تو ان کی اَرواح کا جنّت میں آنا جانا رہتا ہے۔[1] باقی رہا جنّت میں داخِلہ تو وہ قیامت کے دِن ہی ہو گا[2] اور سب سے پہلے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں تشریف لے جائیں گے۔[3]

روزے میں مِسواک کرنا

سُوال: کیا روزے میں مِسواک کرنا جائز ہے؟

جواب: جس طرح روزے کے عِلاوہ مِسواک کرنا سُنَّت ہے اِسی طرح روزے میں بھی مِسواک کرنا سُنَّت ہے۔[4]

کیا شوگر Low ہونے پر روزہ توڑنے کی اِجازت ہے؟

سُوال: کیا شوگر والا مریض شوگر Low ہونے کی وجہ سے روزہ توڑ سکتا ہے؟ (YouTube کے ذَریعے سُوال)

جواب: شوگر Low ہوتے ہی روزہ توڑ دینے کی اِجازت نہیں۔ روزہ توڑنے کی اِجازت اس وقت ہے جب جان جانے یا عقل چلی جانے کا خوف ہو۔ اِس کا عِلم یوں ہو سکتا ہے کہ اس کا اپنا تجربہ ہے یا کوئی ماہر طبیب جو نیک خوفِ خُدا والا ہو وہ کہے کہ روزے کے سبب نقصان ہو گا تو اب روزہ چھوڑ سکتے ہیں۔[5] آج کل ڈاکٹر بات بات پر کہہ دیتے ہیں کہ روزہ مت

---

1. مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان ارواح الشھداء فی الجنة... الخ، ص۸۰۷، حدیث: ۴۸۸۵ دار الکتاب العربی بیروت
2. مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ (نماز کے بعد آیَۃُ الْکُرسی پڑھنے والا) مَرتے ہی جنّت میں جائے گا قیامت سے پہلے روحانی طور پر اور بعدِ قیامت جِسمانی طور پر بھی لہٰذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ قیامت سے پہلے جنّت میں داخلہ کیسا؟ خیال رہے کہ عام مسلمین کی قبروں میں جنّت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے یہ خود وہاں نہیں پہنچتے نہ جسمانہ روحًا۔ جنّت میں پہنچ جاتے ہیں جیسے شہدا اور یہ لوگ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۲۶)
3. دلائل النبوۃ، الفصل الرابع ذکر الفضیلة الرابعة باقسام اللہ بحیاته وتفردہ بالسیادۃ لولد آدم فی القیامة... الخ، الجزء: ۱، ص۳۳، حدیث: ۲۷ المکتبة العصریة بیروت
4. البحر الرائق، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ۲/۴۹۱ کوئٹہ - روزہ کی حالت میں ہر قسم کی مِسواک کر سکتے ہیں اس کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح عام دِنوں میں مِسواک کرنا سُنَّت ہے اِسی طرح روزہ کی حالت میں بھی سُنَّت ہے ہاں البتہ یہ بات یاد رہے کہ اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور چبانے سے ریشے ٹوٹے یا ذائقہ محسوس ہو تو چبانے سے بچنا چاہیے۔ (فتاویٰ اہلسنّت (قسط9)، ص۱۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)
5. دُرِّ مختار مع ردّ المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۳/۴۶۴-۴۶۳ ماخوذاً

رکھنا شریعت نے کوئی سختی نہیں کی تو ان کے کہنے پر روزہ نہیں چھوڑ سکتے۔ یوں ہی ڈاکٹر معمولی مرض میں کہہ دیتے ہیں کہ "بیٹھ کر نماز پڑھنا، اِسلام میں بہت آسانی ہے۔" بے شک اِسلام میں آسانی ہے لیکن جو اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا وہ اِسلام ہے، ہم نے اپنی سمجھ سے کچھ بول دیا تو یہ اِسلام نہیں ہے۔

کیا روزہ دار ڈرپ لگوا سکتا ہے؟

سُوال: شوگر Low ہونے کی صورت میں مریض پر کمزوری کے سبب کپکپاہٹ طاری ہوتی ہے۔ اگر فوری طور پر اس کو کوئی میٹھی چیز کھلا دی جائے تو اس کی شوگر نارمل ہو جاتی ہے۔ اگر روزہ دار شوگر Low ہونے پر کچھ کھائے گا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر روزہ دار کو میٹھا کھلانے کے بجائے گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ لگا دی جائے تو اس سے اس کی شوگر نارمل ہو جائے گی اور اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا۔ اِس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: مَاشَآءَ اللہ! اگر ایسا کر لیا جائے تو مدینہ مدینہ۔ (ڈرپ وغیرہ لگانے کے سبب روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا[1] اور شوگر بھی نارمل ہو جائے گی۔)

اِحترامِ مسلم کا جذبہ بیدار کرنے کا طریقہ

سُوال: اِحترامِ مسلم کا جَذبہ کن طریقوں سے بیدار کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اِحترامِ مسلم کا جَذبہ بیدار کرنے کے لیے اِحترامِ مسلم سے متعلق معلومات حاصل کی جائیں مثلاً قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: "مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔" جب قرآنِ کریم نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا تو جس طرح ہم اپنے جسمانی بھائی کا اَدب و اِحترام، خیال اور مان رکھتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے اِیمانی بھائی کے ساتھ بھی پیش آنا چاہیے۔ نیز حدیثِ پاک میں ہے: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ یعنی دِین خیر خواہی کا نام ہے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے مسلمان بھائی کی بھلائی اور خیر خواہی چاہیں۔ یونہی ایک حدیثِ پاک میں ہے: خَیْرُ

---

1. فتاویٰ مفتی اعظم، ۳/ ۳۰۲ امام احمد رضا اکیڈمی- فتاویٰ فیض الرسول، ۱/ ۵۱۶ شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور

2. مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة، ص۵۱، حدیث:۱۹۶

النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ یعنی لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔[1] اگر ہمیں دِینی معلومات ہوں گی اور اِحترامِ مسلم کے فَضائل معلوم ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں اِحترامِ مسلم اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جَذبہ ملتا رہے گا۔ اسی طرح اگر ہم مَدَنی اِنعامات پر عمل، مَدَنی قافلوں میں سفر، دِینی کتب کا مُطالعہ اور عاشقانِ رسول کی صحبت اِختیار کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمارے اندر خود بخود اِحترامِ مسلم کا جَذبہ پیدا ہوتا جائے گا۔ یاد رکھیے! صحبت اثر رکھتی ہے، اگر ڈاکوؤں، دہشت گردوں، مارا ماری کرنے والوں اور مسلمانوں کا گلا کاٹنے والوں کی صحبت ہو گی تو اِحترامِ مسلم کا جَذبہ کہاں سے پیدا ہو گا؟ لہٰذا صحبت اچھی ہونی چاہیے مگر بد قسمتی سے آج کل اچھی صحبتیں بہت کم رہ گئی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَه نے "اِحترامِ مسلم"[2] نامی ایک مَدَنی رسالہ شائع کیا ہے، اِس مَدَنی رسالے کا مُطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ اِحترامِ مسلم کا جَذبہ بیدار ہو گا۔

کیا عُمرے پر جانے کے لیے رِشتہ داروں سے ملنا ضَروری ہے؟

سُوال: اگر عُمرے پر جانا ہو تو کیا اپنے رِشتہ داروں سے ملنا ضَروری ہے؟

جواب: عُمرے پر جانے کے لیے اگرچہ اپنے رِشتہ داروں سے ملنا ضَروری نہیں ہے لیکن اگر نہیں ملیں گے تو ہو سکتا ہے کہ انہیں بُرا لگے، غیبتوں کے دَروازے کھلیں اور وہ اِس طرح کی باتیں بنائیں کہ بڑا مَغرور ہو گیا ہے اس لیے ہم سے ملنے تک نہیں آیا لہٰذا موقع محل کی مناسبت سے مل لینا اچھا ہے اور اس سے محبت میں بھی اِضافہ ہوتا ہے۔ جب عُمرے پر جائیں تو خاص طور پر ماں باپ سے اِجازت لیں اور بھائی بہنوں سے بھی مل لیں کہ اِس طرح کرنے سے اِحترامِ مسلم کا ماحول بنے گا۔ یونہی عُمرے پر جانے سے پہلے اپنے دوستوں کو بھی بتائیں کیونکہ اگر نہیں بتائیں گے تو جب بعد میں انہیں اِطلاع ملے گی تو ہو سکتا ہے ان کا دِل ٹوٹے اور وہ یہ سوچیں کہ سب کو بتایا اور ہم سے چھپایا گیا ہے لیکن پھر بھی ہمیں پتا چل گیا ہے۔[3]

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر و التقوی، ۶/۱۱۷، حدیث: ۷۶۵۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... یہ رسالہ امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا اپنا تحریر کردہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... رَئِیْسُ الْمُتَكَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: چلتے وقت سب اہلِ اَقارب و احباب سے ملے اور سب سے اپنا قُصور مُعاف کرا لے اور ان پر بعد اس کے اِسْتِغْفا (معافی مانگنے) کے مُعاف کرنا اور دِل صاف کر لینا لازم۔ (جواہر البیان، ص۷، مکتبہ مہریہ رضویہ ضیاء کوٹ سیالکوٹ)

اللہ پاک کو سِتم کرنے والا کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ پاک کو سِتم کرنے والا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ پاک کو سِتم کرنے والا کہنا کُھلا کُفر ہے اور یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا۔[1] سِتم کے معنیٰ ظلم کے ہیں جبکہ اللہ پاک ظلم نہیں کرتا اور وہ ظلم کرنے سے پاک ہے۔ ”کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“[2] نامی کتاب پڑھیں کہ اس میں اس طرح کے بہت سے کفریہ کلمات کی مثالیں دی گئی ہیں اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ کونسی ایسی باتیں ہیں کہ جنہیں بولنے کے سبب بندہ اِسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یاد رکھیے! کفریہ کلمات کے بارے میں عِلم حاصِل کرنا فرض ہے۔[3] آج کل لوگوں کو کفریہ کلمات کے بارے میں عِلم نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ کفریہ کلمات بولتے رہتے ہیں اور جو نہیں بولتے وہ سُن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اگر سامنے والا کُھلا کُفر بول رہا ہو تو اس صورت میں اگر سننے والا سمجھ کر ہاں میں ہاں کرے گا تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔[4]

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فِرشتوں سے افضل ہیں

سُوال: کیا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کی سب سے افضل مخلوق ہیں یہاں تک کہ فِرشتوں سے بھی افضل ہیں؟ (مَرکزُ الاولیا لاہور سے سُوال)

جواب: بے شک اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کی سب سے افضل مخلوق ہیں اور یہ فِرشتوں سے بھی افضل ہیں۔[5]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حُضور کہنے کی وجہ

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حُضور کیوں کہتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

---

1 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۴/ ۳۳۲ مکتبہ رضویہ آرام باغ باب المدینہ کراچی

2 ...... یہ کتاب امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اپنی تحریر کردہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... ردالمحتار، مطلب فی فرض الکفایۃ و فرض العین، ۱/ ۱۰۷

4 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۷۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

5 ...... تفسیر خازن، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۸۶، ۲/ ۳۳ دار الکتب العربیۃ الکبری مصر

جواب: لفظِ "حُضور" حضرت اور قبلہ و کعبہ کی طرح ایک اِحترام کا لفظ ہے۔ ہمارے یہاں اُردو زبان میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے لفظِ "حُضور" بکثرت اِستعمال ہوتا ہے اور یہ عام مسلمانوں اور عُلَما دونوں میں رائج ہے جبکہ فارسی بولنے والے غالباً لفظ "آنحضور یا آنحضرت" اِستعمال کرتے ہیں۔ عربی زبان بولنے والے لفظ "حُضور" اِستعمال نہیں کرتے ان کے یہاں دِیگر اَلفاظ رائج ہیں۔

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہیں

سُوال: کیا اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر گناہ سے پاک ہیں؟ نیز ان کے دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد اب ہم ان کا اَدب واِحترام کس طرح کر سکتے ہیں؟

جواب: بے شک اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَعْصُوم اور گناہوں سے پاک ہیں۔[1] نیز اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دُنیا میں تشریف فرما ہوں یا نہ ہوں ان کا اَدب واِحترام تو کیا جا سکتا ہے[2] جیسا کہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدب واِحترام کرتے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک نام سُن کر انگوٹھے چومتے ہیں تو یہ انگوٹھے چومنا بھی اَدب واِحترام ہی کی صورت ہے۔ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان تو بلند و بالا ہے اگر کوئی عام مسلمان بھی دُنیا سے چلا جائے تو اس کا بھی اَدب واِحترام کیا جاتا ہے مثلاً جن لوگوں کے ماں باپ دُنیا سے چلے گئے ہوں وہ بھی ان کا اَدب واِحترام کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں اُردو زبان میں یہ بولنا کہ "میرا باپ مَر گیا" اَدب واِحترام کی صورت نہیں ہے اس لیے لوگ بطورِ اِحترام "میرے والد کا اِنتقال ہو گیا ہے۔" بولتے ہیں۔ اگر بلی یا کتا مَر جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ بلی مَر گئی یا کتا مَر گیا مگر اپنے والدین کے لیے اَدب واِحترام کے اَلفاظ اِستعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ والد صاحب فوت ہو گئے یا امی کا اِنتقال ہو گیا ہے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۸، حِصّہ ۱:

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ اقدس کے بعد بھی ہر امتی پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتنی ہی تعظیم و توقیر لازم ہے جتنی کہ آپ کی ظاہری حیات میں تھی۔
(شفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ ووجوب توقیرہ وبرہ، ۲/ ۴۰ مرکز اھل سنت برکات رضا ھند)

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قُبُور میں زندہ ہیں

سُوال: اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیات سے متعلق ہمارا جو عقیدہ ہے اس کی بھی وضاحت فرما دیجئے۔ (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حیات یعنی زندہ ہیں اور یہ دُنیوی حیثیت سے بھی زندہ ہیں، ان کے جسم سَلامت ہیں۔(1) اپنی اپنی قبروں میں نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔(2) اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِن معنوں پر دُنیا سے پَردہ فرمایا کہ وہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر وہ جب چاہیں اپنے رَبّ کے حکم سے نظر بھی آسکتے ہیں۔(3)

تین بار سے زائد کھانے کے لیے کہنے سے کھانا مکروہ نہیں ہو جاتا

سُوال: اگر کسی کو تین بار سے زیادہ کھانا کھانے کا کہا جائے تو کیا وہ کھانا مکروہ ہو جاتا ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: کسی کو تین بار سے زیادہ کھانا کھانے کا کہنے سے کھانا مکروہ نہیں ہو جاتا، البتہ مہمان کو اپنے ہاتھ سے کھانا پلیٹ میں ڈال کر نہیں دینا چاہیے۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مہمان کو پلیٹ میں کھانا ڈال کر دیتے رہتے ہیں اس

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ یعنی بے شک اللہ پاک نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ اَنبیا(عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جسموں کو کھائے، اللہ پاک کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(ابنِ ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته...الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

2 ...... مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲ دار الکتب العلمیة بیروت

3 ...... صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہارِ شریعت، جلد 1 صفحہ 1223 تا 1224 پر فرماتے ہیں: یقین جانو کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچی حقیقی دُنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام اَنبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موت صِرف وعدۂ خُدا کی تَصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا اِنتقال صِرف نظرِ عوام سے چُھپ جانا ہے۔ امام محمد ابنِ حاج مکی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) مدخل اور امام احمد قسطلانی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) مواہبِ لدنیہ میں اور اَئمۂ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَهٗ جَلِيٌّ لَا خِفَاءَ بِهٖ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمّت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، اُن کی نیتوں، اُن کے اِرادوں، اُن کے دِلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایسا روشن ہے جس میں اَصلاً پوشیدگی نہیں۔ (المدخل لابن الحاج، ۱/ ۱۸۷ دار الکتب العلمیة بیروت – المواهب اللدنیة، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ۳/ ۴۱۰ دار الکتب العلمیة بیروت)

سے مہمان بے چارہ مروت میں کچھ بولتا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مہمان نے آلو کھانا ہو اور آپ نے اس کی پلیٹ میں بوٹی ڈال دی یا وہ چھوٹی بوٹی کھانا چاہتا ہو اور آپ نے بڑی بوٹی ڈال دی یا وہ چاول کم کھاتا ہے کہ زیادہ کھانے سے اُسے نزلہ ہو جاتا ہے اور آپ نے پلیٹ میں زیادہ چاول ڈال دیئے تو وہ بے چارہ مروت میں آکر پھنس جائے گا لہٰذا یہ بات ہمیشہ یاد رَکھیں کہ مہمان سے کہیں کہ کھایئے خود ڈال کر نہ دیجیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ مہمان کو تین بار کھانے کا بولا جائے بار بار کھانے کا اِصرار نہ کیا جائے۔[1] کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بے چارہ مروت میں آکر زیادہ کھا لے اور اس کا پیٹ خراب ہو جائے۔

مٹی کے برتن میں کھانا افضل ہے

سُوال: مٹی کے بَرتن میں کھانا سُنَّت ہے یا اَفضل؟

جواب: مٹی کے بَرتن میں کھانا ”سنَّت“ ہے اِس حوالے سے میں نے کوئی ایسی رِوایت نہیں پڑھی کہ جس میں یہ ہو کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مٹی کے برتن میں کھانا تناول فرماتے تھے البتہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہاں مٹی کے برتن موجود تھے، اِحتیاط اِسی میں ہے یہ کہا جائے کہ مٹی کے بَرتن میں کھانا افضل ہے۔ مٹی کا بَرتن صاف ستھرا ہونا چاہیے اگر مٹی کا برتن جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے اور اس میں مَیل کچیل بھرا ہوا ہے یا مٹی کے بَرتن میں دراڑ پڑی ہوئی ہے جس میں میل بھرا ہوا ہے اور اس میں کھا پی رہے ہیں تو اس طرح مٹی کے برتن میں کھانے کی افضیلت کیسے حاصل ہو گی؟ کیونکہ ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی پینا مکروہ ہے۔[2] ایسے ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانا پینا طبی طور پر بھی نقصان دہ ہے کہ جَراثیم میل میں جمع ہوں

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الثانی فیما یزید بسبب الاجتماع و المشارکۃ فی الاکل و ھی سبعۃ، ۹/۲ دار صادر بیروت–احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۲۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل الصنعانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینا مکروہ ہے۔ (سبل السلام شرح بلوغ المرام، کتاب النکاح، باب الولیمۃ، ۳/ ۲۵۳، تحت الحدیث: ۱۰۸۲ دار المعرفۃ بیروت) مشہور مُفَسِّر مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کَنارہ کچھ ٹوٹا ہوا ہو یا پیالہ کے وسط میں سوراخ ہو اس سے پانی وغیرہ مطلقاً منع ہے کہ یہ جگہ منہ سے اچھی طرح نہیں لگتی جس سے پانی وغیرہ بہ کر کپڑوں پر گرتا ہے کچھ منہ میں جاتا ہے کچھ کپڑے تر کرتا ہے۔ نیز یہ جگہ پھر اچھی طرح صاف بھی نہ ہو سکے گی اور ممکن ہے کہ ٹوٹا ہوا کنارہ ہونٹ کو زخمی کر دے اور زخم کا خون پانی اور برتن کو ناپاک کر دے بہر حال اس حکم میں بھی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۷۸)

گے اور پیٹ میں چلے جائیں گے۔ صفائی اِسلام کو پسند اور مطلوب ہے اور یہ سنّت بھی ہے۔

اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کون تھے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کون تھے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صحابیٔ رَسول ہیں۔[1] اور حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صحابی نہیں ہیں بلکہ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ میں سے ہیں۔[2]

بُرائی کے داخِل ہونے کی وجہ سے اچھائی کو ترک نہ کیجیے

سُوال: اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے مزارات یقیناً رَحمتیں اور بَرکتیں پانے کا ایک ذَریعہ ہیں، وہاں پر حاضری دینا باعثِ سعادت ہے لیکن ان مزارات پر بعض باتیں خلافِ شرع بھی دیکھی جاتی ہیں تو اِس حوالے سے ہمارا کیا تصور ہونا چاہیے؟

جواب: ظاہر ہے غَلَط چیز جہاں بھی ہو غَلَط ہی ہوتی ہے۔ کَعْبَۂ مُعَظَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے طواف کے دَوران بلیڈ کاٹ کر پیسے نکال لیے جاتے ہیں، مَساجد سے جوتے چوری ہو جاتے ہیں جو کہ غَلَط فعل ہے لیکن اس کی وجہ سے طواف کرنے اور مسجد جانے کو ترک نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی طواف کرنے اور مسجد جانے کو غَلَط کہا جائے گا۔ اِسی طرح مزارات پر کوئی خرافات کرتا ہے تو وہ خرافات اور وہ خرافات کرنے والا غَلَط ہے لیکن اس کی وجہ سے مزارات کی حاضری

---

1 ...... آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا پورا نام اَنس بن مالک ابنِ نضر اَنصاری خزرجی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِمِ خاص ہیں۔ 10 سال صحبتِ پاک میں رہے، 100 برس سے زیادہ عمر پائی، عہدِ فاروقی میں بصرہ چلے گئے تھے، ۹۳ھ میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اِنتقال ہوا۔ بصرہ میں فوت ہونے والے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم میں سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آخری صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبرِ انور زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۹ بتغیر قلیل ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے دور میں پیدا ہوئے اور حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک، حضرتِ سَیِّدُنا اَحنف بن قیس، حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن جُبیر، حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری وغیرہ کثیر صحابہ و تابعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے اَحادیثِ مُبارَکہ سنیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قرآنِ کریم کی کتابت فرماتے اور اس سے حاصِل ہونے والی رَقم سے گزر بسر فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وِصال ۱۲۷ھ یا ۱۳۰ھ میں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، مالک بن دینار، ۵/ ۳۶۲-۳۶۴ ماخوذاً مؤسسة الرسالة بیروت)

کو ترک نہیں کیا جائے گا، مزارات کا تقدُّس اپنی جگہ بر قرار رہے گا۔ جیسے فی زمانہ شادیوں میں بہت سے گناہ کیے جاتے ہیں بلکہ یہ کہا جائے کہ آج کل بغیر گناہ کے شادیاں نہیں ہوتیں تو غَلَط نہیں ہو گا لیکن اس کی وجہ سے کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ "چونکہ شادیوں میں بہت سی خُرافات ہوتی ہیں تو شادیاں کرنا ہی چھوڑ دو" بلکہ ان بُرائیوں کو ختم کرنے کا کہا جائے گا۔ یوں ہی مزارات پر بھی جو بُرائیاں پیدا کر دی گئی ہیں انہیں ختم کیا جانا چاہیے، جو بااثر لوگ ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان بُرائیوں کو ختم کریں۔ مزارات کی اِنتظامیہ کو چاہیے وہ اس کا کوئی حل نکالیں ورنہ علاقے کا جو بھی بااثر شخص ہو وہ اپنا اثر و رُسوخ اِستعمال کر کے ان بُرائیوں کو کنٹرول کرے اور جو اچھائیاں ہوں انہیں فروغ دے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مجلس مزاراتِ اَولیا کے اسلامی بھائی مختلف مزارات پر جاتے ہیں اور عُرس وغیرہ کے موقع پر مَدَنی قافلے بھی ان مزارات کا رُخ کرتے ہیں اور وہاں دَرس و بیان کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں سُنَّتیں اور مزارات کی حاضری کے آداب بیان کیے جاتے ہیں۔ جس سے ہو سکے وہ ان مَدَنی قافلوں میں سفر کرے تاکہ اچھائیوں میں اِضافہ ہو اور بُرائیاں ختم ہوں۔

مچھر اور مکھیاں بھگانے کے لیے مسجد میں بدبو دار اسپرے کرنا کیسا؟

سُوال: بعض مَساجد میں مچھر اور مکھیاں آتی ہیں کیا ان کو بھگانے کے لیے مسجد میں بدبو دار اسپرے کا اِستعمال کیا جا سکتا

---

1 ...... شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَولیائے کِرام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعثِ سعادت وبَرَکت ہے اور ان کی نیاز و فاتحہ اور اِیصالِ ثواب مستحب اور خیر و برکت کا بہت بڑا ذَریعہ ہے۔ اَولیائے کِرام کا عُرس کرنا یعنی لوگوں کا ان کے مزاروں پر جمع ہو کر قرآن خوانی وفاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و اِیصالِ ثواب یہ سب اچھے اور ثواب کے کام ہیں۔ ہاں البتہ عرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر مَردوں کے مجمع میں گھومتے پھرنا، عورتوں کا ننگے سر مزاروں کے پاس جھومنا، چلانا اور سر پٹک پٹک کر کھیلنا کودنا اور مَردوں کا تماشا دیکھنا، باجا بجانا، ناچ کرانا یہ سب خُرافات ہر حالت میں مَذموم و ممنوع ہیں اور ہر جگہ ممنوع ہیں اور بزرگوں کے مزاروں کے پاس اور زیادہ مذموم ہیں لیکن ان خُرافات و ممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بزرگوں کا عُرس حرام ہے جو حرام اور ممنوع کام ہیں ان کو روکنا لازم ہے۔ ناک پر اگر مکھی بیٹھ گئی ہے تو مکھی کو اُڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دینا چاہیے۔ اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام کام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دیا ہے تو ان حرام و ممنوع کاموں کو روکا جائے عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دیا جائے گا۔ (جنّتی زیور، ص۲۰۶ تا ۲۰۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

ہے؟(یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: مسجد میں بدبودار اسپرے کرنا جائز نہیں ہے۔ مسجد میں مچھر مکھیاں ہوں تو اس کا حل مشکل ہے۔ بعض گھروں میں بھی یہ چیزیں آتی ہیں لیکن وہاں بھی کوئی مستقل حل نہیں ہوتا۔ جہاں مچھروں کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے ان علاقے والوں کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ بے چارے کچھ نہ کچھ ترکیبیں کرتے رہتے ہیں، سونے کے لیے اپنے اوپر مچھر دانی لگانے کا اِہتمام کرتے ہیں۔ اب نمازیوں کے لیے مچھر دانی لگانا بھی ممکن نہیں ہے کہ ایک ایک نمازی پر کس طرح یہ مچھر دانی لگائی جائے گی لہٰذا برداشت کریں اور صبر کریں۔

مچھر وغیرہ کو بھگانے کے لیے خوشبودار چیزیں بھی آتی ہوں گی بعض بلب ایسے آتے ہیں جن پر ایک ٹکیہ رکھی جاتی ہے جس سے مچھر بھاگ جاتے ہیں اور میں نے نوٹ کیا ہے اس میں خوشبو ہوتی ہے، مچھر جلیبیاں بھی جَلائی جاسکتی ہیں ان میں بھی خوشبو ہوتی ہے۔ لیکن "دیاسلائی یا ماچس کی تیلی وغیرہ مسجد میں جَلانا جائز نہیں کہ ان میں بدبو ہوتی ہے۔"[1] لہٰذا ان کو باہر سے جَلاکر مسجد میں لائیں۔ مَساجد کی کھڑکیاں دَروازے بند کر دیں تاکہ کم سے کم مچھر اندر آ سکیں۔ مچھر اور مکھیوں میں یہ مسئلہ بھی ہے کہ مکھی روشنی میں آتی ہے اور مچھر اندھیرے میں کالے یا کتھئی کپڑے پر آتا ہے سفید رنگ پر کم آتا ہے تو ہلکے رنگ کا لباس پہنیں، پاؤں میں موزے پہنیں تاکہ مچھر کاٹ نہ سکے۔ لوبان میں صَعْتَر نام کی ایک چیز جو پنسایوں کے پاس سے مل سکتی ہے وہ جَلائیں اس میں خوشبو ہوتی ہے اور دُھواں بھی ہوتا ہے تو اُمید ہے اس کے دھوئیں سے بھی مچھر بھاگ جائیں گے۔

❀❀❀

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۴۹، حصہ: ۳ ماخوذاً

فہرست

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ الله۔ اپنی اصلاح کے لیے "مدنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ الله









ISBN 978-969-631-113-3

0109784

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net